﴿ الیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تقولون علی اللہ غیر الحق ﴾
(٦/الانعام: ٩٢)

عذابِ قبر

قرآن مجید کی روشنی میں

www.KitaboSunnat.com

تالیف
مولانا محمد ارشد کمال

نظر ثانی
ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن کاہلوں
شعبہ علوم اسلامیہ، انجینئرنگ یونیورسٹی، لاہور

مکتبہ افکارِ اسلامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ﴾
(۶/ الانعام: ۹۳)

عذابِ قبر

قرآن مجید کی روشنی میں

تالیف
مولانا محمد ارشد کمال

نظر ثانی
ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن کاہلوں
شعبہ علوم اسلامیہ، انجینئرنگ یونیورسٹی، لاہور

مکتبہ افکارِ اسلامی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ---------- عذابِ قبر

تالیف ---------- مولانا محمد ارشد کمال

نظر ثانی ---------- ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن کاہلوں

ناشر ---------- مکتبہ افکارِ اسلامی

اشاعت ----------جنوری 2013ء

قیمت ----------

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 042-37244973 فیکس: 042-37232369

بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد۔پاکستان فون: 041-2631204, 2034256

E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com

دار الفکر الاسلامی گلی نمبر 3 مین بازار نواب آباد واہ کینٹ فون: 0321-5216287

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

- عرضِ مؤلف 5
- عذابِ قبر کا ثبوت فراہم کرنے والے قرآنی مقامات 7
- پہلی آیت 7
- اقوالِ علماء 12
- دوسری آیت 19
- اقوالِ علماء 27
- تیسری آیت 31
- چوتھی آیت 37
- پانچویں آیت 37
- چھٹی آیت 39
- اقوالِ علماء 40
- ساتویں آیت 46
- آٹھویں آیت 50
- نویں آیت 55
- دسویں آیت 59
- گیارھویں آیت 62

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مؤلف

عذابِ قبر سے مراد وہ عذاب اور سزا ہے جو موت سے لے کر حساب و کتاب کے لئے دوبارہ اٹھائے جانے، یعنی قیامت سے پہلے تک اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کو دی جاتی ہے، اور قبر زمین کے اس حصے کو کہتے ہیں جس میں مردے کو دفن کیا جاتا ہے۔ یہاں عذاب کی نسبت قبر کی طرف کی گئی ہے کیونکہ ایک تو میت کو عموماً زمین ہی میں گڑھا کھود کر دفن کیا جاتا ہے یعنی مردوں کا قبروں میں دفن ہونا اغلب و اکثر ہے اور دوسرا اس وجہ سے بھی کہ جنہیں فی الوقت کسی بنا پر قبر نہیں مل سکی وہ بھی ایک نہ ایک دن زمین میں چلے جائیں گے جو آخر کار ان کے لئے قبر بن جائے گی اور پھر حشر کے دن سارے انہی قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ﴾ 1

”اور بے شک قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں اور یقیناً اللہ قبروں والوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔“

اسی طرح ایک مقام پر فرمایا:

﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى﴾ 2

”اسی زمین سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں واپس لوٹائیں گے اور اسی سے دوبارہ (روزِ قیامت) ہم تمہیں نکالیں گے۔“

عقیدہ عذابِ قبر اسلام کے اہم ترین عقائد میں سے ہے جو قرآنِ مجید اور متواتر

---

1 ۲۲/الحج:۷۔ 2 ۲۰/طٰہٰ:۵۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث سے قطعیت کے ساتھ ثابت ہے اور الحمدللہ اہلِ ایمان اسے من وعن مانتے ہیں جیسا کہ قرآن وحدیث میں اسے بیان کیا گیا ہے جبکہ بعض کوتاہ بین ایسے بھی ہیں جنہوں نے اس کا انکار کیا جیسا کہ عصرِ حاضر میں منکرین حدیث ہیں جو اس کا کلی انکار کرتے ہیں اور اسی طرح برزخیوں کا ٹولہ ہے جو کہتے ہیں کہ اس قبر میں میت کو عذاب نہیں ہوتا۔ دراصل جب انسان احادیثِ مصطفی ﷺ سے خود کو بے نیاز کر لے، قرآنِ مجید کی من مانی تفسیر کرنے لگے اور سلف صالحین کے متفقہ فہم کو ٹھکرا دے تو پھر یقین کیجیے کہ سوائے گمراہی اور ضلالت کے کچھ پلے نہیں پڑتا۔

منکرینِ عذابِ قبر کا حال بھی کچھ ایسا ہی ہے جنہوں نے حسبِ عادت عقیدہ عذابِ قبر کو بھی عقل پر پرکھا اور اپنے خود ساختہ عقائد ونظریات کے تناظر میں دیکھنے کی کوشش کی اور راہِ حق سے بھٹک گئے۔ اول الذکر نے کہا کہ قرآنِ مجید میں عذابِ قبر کا کہیں ذکر نہیں جبکہ مؤخر الذکر نے احادیث کا سلف صالحین کا متفقہ فہم ٹھکرا کر چودھویں، پندرھویں صدی کے ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی ہی کی بات کو حرفِ آخر سمجھا جس کے نتیجے میں عذابِ قبر کے منکر بن گئے اور برزخی جسم، برزخی قبر کے نام سے ایک ایسی دنیا جا بسائی جس کی کتاب وسنت میں کوئی دلیل موجود نہ تھی۔

ہم اس کتابچے میں عقیدہ عذابِ قبر کو قرآن سے ثابت کر رہے ہیں، نیز اس پر منکرینِ عذابِ قبر کے مذکورہ دونوں ٹولوں کی جانب سے کیے جانے والے بے جا اعتراضات کا بوداپن بھی ظاہر کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو بھولے بھٹکے انسانوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائے اور اپنی بارگاہِ اقدس میں قبول فرمائے۔ آمین

محمد ارشد کمال ۱۳-۱-۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذابِ قبر کا ثبوت فراہم کرنے والے قرآنی مقامات

پہلی آیت

﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ﴾ [1]

''اللہ ایمان والوں کو قولِ ثابت (کلمہ توحید) سے دنیا کی زندگی اور آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے اور ظالموں کو گمراہ کر دیتا ہے اور اللہ جو چاہے کرتا ہے۔''

شانِ نزول

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ...﴾ قال: نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ، يُقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللَّهُ وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ [2]

''﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ...﴾ آیت عذابِ قبر کے بارے میں نازل ہوئی۔ میت سے پوچھا جاتا ہے کہ تیرا رب کون

---

[1] ۱٤/ابرھیم:۲۷۔ [2] مسلم، کتاب الجنة ونعيمها، باب عرض مقعد الميت من الجنة، رقم:۲۸۷۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ تو وہ جواب دیتی ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور میرا نبی محمد (ﷺ) ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ...﴾ کی یہ تفسیر ہے۔"

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا اُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِيْ قَبْرِهٖ اُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ...﴾)) [1]

"جب مومن اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتے آتے ہیں پھر وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر ہے: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ...﴾"

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَیں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا، فَاِذَا الْاِنْسَانُ دُفِنَ فَتَفَرَّقَ عَنْهُ اَصْحَابُهٗ، جَاءَهٗ مَلَكٌ فِيْ يَدِهٖ مِطْرَاقٌ فَاَقْعَدَهٗ، قَالَ: مَاتَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، فَيَقُوْلُ: صَدَقْتَ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ اِلَى النَّارِ،

[1] بخاري، كتاب الجنائز، باب ما جاء في عذاب القبر، رقم: ١٣٦٩۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَقُوْلُ: هٰذَا كَانَ مَنْزِلَكَ لَوْ كَفَرْتَ بِرَبِّكَ، فَأَمَّا إِذْ اٰمَنْتَ فَهٰذَا مَنْزِلُكَ، فَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ، فَيُرِيْدُ أَنْ يَنْهَضَ إِلَيْهِ، فَيَقُوْلُ لَهُ: اُسْكُنْ وَيُفْسَحُ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ- وَإِنْ كَانَ كَافِرًا أَوْ مُنَافِقًا، يَقُوْلُ لَهُ: مَاتَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: لَآ أَدْرِيْ، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا، فَيَقُوْلُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَلَا اهْتَدَيْتَ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ: هٰذَا مَنْزِلُكَ لَوْ اٰمَنْتَ بِرَبِّكَ، فَأَمَّا إِذْ كَفَرْتَ بِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَبْدَلَكَ بِهِ هٰذَا، وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى النَّارِ، ثُمَّ يَقْمَعُهُ قَمْعَةً بِالْمِطْرَاقِ، يَسْمَعُهَا خَلْقُ اللّٰهِ كُلُّهُمْ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ))، فقال بعض القوم: يا رسول لله! ما احد يقوم عليه ملك فى يده مطراق الاهيل عند ذلك. فقال رسول لله ﷺ: ((﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ . . .﴾))[1]

''لوگو! بے شک یہ امت اپنی قبروں میں آزمائی جائے گی، جب انسان کو اُس کے ساتھی دفن کرکے واپس پلٹتے ہیں تو ایک فرشتہ اپنے ہاتھ میں ہتھوڑا لئے اس کے پاس آتا ہے اور اسے بٹھا کر پوچھتا ہے: اس شخص کے متعلق تُو کیا کہتا ہے؟ اگر وہ (مرنے والا) مومن ہو تو جواب دیتا ہے: مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ یہ سن کر فرشتہ کہتا ہے: تُو نے سچ کہا۔ پھر اس کے سامنے جہنم کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور اسے بتایا جاتا

[1] مسند احمد: ۳/۳، ٤ وسنده حسن لذاته ان شاء لله۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اگر تُو ایمان نہ لاتا تو یہ تیرا ٹھکانا ہوتا پس اب جبکہ تُو مومن ہے تو یہ (جنت) تیرا ٹھکانا ہے اور پھر اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے جسے دیکھ کر وہ جلدی سے اس میں جانے کا ارادہ کرتا ہے لیکن اسے کہا جاتا ہے کہ یہیں ٹھہرو، پھر اس کی قبر کشادہ کردی جاتی ہے۔ اور اگر (مرنے والا) کافر یا منافق ہو تو اس سے پوچھا جاتا ہے: تُو اس شخص کے متعلق کیا کہتا تھا؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا البتہ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تھا۔ فرشتہ کہتا ہے: نہ تُو نے عقل سے کام لیا اور نہ ہی (کتاب وسنت کو) پڑھا اور نہ ہی تُو نے ہدایت لی۔ پھر اس کے سامنے جنت کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور اسے بتایا جاتا ہے کہ اگر تُو اپنے رب پر ایمان لے آتا تو یہ تیرا ٹھکانا ہوتا لیکن اب جبکہ تُو نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ہے تو اس نے بھی تیرا یہ ٹھکانہ بدل کر جہنم میں کر دیا ہے اور پھر اس کے لئے جہنم کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور فرشتہ اسے ہتھوڑے کے ساتھ اس قدر زور زور سے مارنے لگتا ہے کہ اس کی چیخ پکار اِنسان وجنات کے سوا ساری مخلوق سنتی ہے۔''

کسی نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! جس آدمی کے سر پر فرشتہ ہاتھ میں ہتھوڑا لئے کھڑا ہو وہ تو خوف اور دہشت سے ہوش وحواس کھو بیٹھے گا، وہ جواب کیسے دے گا؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾

''اللہ قول ثابت کے ذریعے اہلِ اِیمان کو ثابت قدمی عطا کرے گا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ﴿ يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ﴾ کی تلاوت کی تو فرمایا:

((ذَاكَ إِذَا قِيْلَ لَهُ فِي الْقَبْرِ مَنْ رَّبُّكَ؟ وَمَا دِيْنُكَ؟ وَمَنْ نَّبِيُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: اَللهُ رَبِّيْ وَالْإِسْلَامُ دِيْنِيْ وَمُحَمَّدٌ نَّبِيِّيْ جَاءَ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُهُ، فَيُقَالُ: صَدَقْتَ، عَلٰى هٰذَا حَيِيْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللهُ)) [1]

”یہ اس وقت ہوگا جب قبر میں پوچھا جائے گا کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟ تو مومن جواب دے گا کہ اللہ میرا رب ہے، اسلام میرا دین ہے اور محمد میرے نبی ہیں جو ہمارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلائل لے کر آئے تھے، میں نے ان کی تصدیق کی۔ پھر اسے کہا جائے کہ تو اِسی پر زندہ رہا، اس پر مرا اور ان شاء اللہ اسی (عقیدے) پر قیامت کے دن زندہ کیا جائے گا۔“

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ اس آیت مبارکہ کے متعلق فرماتے ہیں:

نزلت فی عذاب القبر [2]

”یہ عذابِ قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔“

ان صحیح احادیث سے پتا چلا کہ سورہ ابراہیم کی مذکورہ آیت عذابِ قبر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

---

[1] جامع البیان للطبری: ۱۳/ ۲۵، عذاب القبر للبیہقی، رقم:۸ واللفظ له وسنده حسن لذاته ان شاء الله۔ [2] مسلم، کتاب الجنة ونعیمها، باب عرض مقعد المیت...... رقم:۲۸۷۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقوالِ علماء

اب اس سلسلے میں علمائے اسلام کے چند اقوال بھی ملاحظہ کریں:

امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

والصواب من القول فی ذلك ما ثبت به الخبر عن رسول الله ﷺ فی ذالك وهو ان معناه: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ﴾ و ذلك تثبيته اياهم فی الحيوة الدنيا بالايمان بالله وبرسوله محمد ﷺ وفی الأخرة بمثل الذی ثبتهم به فی الحيوة الدنيا وذلك فی قبورهم حين يسالون عن الذی هم عليه من التوحيد والايمان برسوله ﷺ . [1]

''اس آیت کے متعلق درست بات وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو قولِ ثابت کے ذریعے دنیا میں ثابت قدم رکھتا ہے اور اس کا انہیں اللہ اور اس کے رسول محمد ﷺ پر ایمان کے ساتھ ثابت رکھنا دنیا کی زندگی میں ہے جبکہ آخرت میں بھی وہ انہیں اسی طرح ثابت قدم رکھے گا جیسے دنیا میں رکھا تھا اور یہ اثبات ان کی قبروں میں ہوتا ہے جب ان سے ان کی اس توحید اور ایمان بالرسول ﷺ کے متعلق پوچھا جاتا ہے جس پر وہ دنیا میں قائم تھے۔''

امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

[1] جامع البیان: ۱۳/ ۲۵۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوله تعالى: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ كلمة التوحيد وهى قول لا اله الا الله ﴿فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ يعنى قبل الموت ﴿وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ يعنى فى القبر هذا قول اكثر اهل التفسير و قيل: ﴿فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ عند السؤال فى القبر ﴿وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ عند البعث والاول اصح [1]

''اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو قول ثابت سے ثابت قدم رکھتا ہے۔ قول ثابت یعنی کلمہ توحید لا الہ الا اللہ اور حیوۃ الدنیا سے مراد موت سے پہلے، اور وفی الآخرۃ سے مراد قبر میں ثابت قدم رکھنا ہے۔ یہ قول مفسرین کی اکثریت کا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ﴿فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ قبر میں سوالات کے وقت اور ﴿وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ دوبارہ اٹھائے جانے کے وقت ہے لیکن پہلی بات ہی صحیح ہے۔''

امام ابوالفرج عبدالرحمن بن علی ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قول تعالى: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ اى: يثبتهم على الحق بِالْقَوْلِ الثَّابِت وهو شهادة ان لااله الا الله۔ قوله ﴿فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ فيه قولان: احدهما: ان الحياة الدنيا زمان الحياة على وجه الارض، والأخرة: زمان المساءلة فى القبر، والى هذا المعنى ذهب البراء بن عازب، وفيه احاديث تعضده۔ والثانى: ان الحيوة الدنيا زمن السؤال فى القبر والأخرة السؤال فى القيامة، والى هذا المعنى ذهب طاؤس

[1] معالم التنزيل: ٤/ ٣٤٩۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقتادة۔ قال المفسرون: هذه الأية وردت في فتنة القبر وسؤال الملكين وتلقين الله تعالى للمومنين كلمة الحق عند السؤال وتثبيته اياهم على الحق، ﴿وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ﴾ يعني المشركين، يضلهم عن هذه الكلمة ﴿وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ﴾ من هداية المؤمن واضلال الكافر [1]

"اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ ایمان والوں کو ثابت رکھتا ہے۔ انہیں کلمہ کے ذریعے حق پر ثابت رکھتا ہے اور وہ لاالہ الا اللہ کی گواہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ﴿فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ اس میں دو قول ہیں: پہلا قول حیاۃ الدنیا سے مراد دنیا کی زندگی اور الاخرۃ سے مراد قبر میں سوالات کا وقت ہے۔ اس معنی کو سیدنا براء بن عازب نے اختیار کیا ہے اور اس پر احادیث بھی ہیں جو اسے تقویت دیتی ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ الحیوۃ الدنیا سے مراد قبر میں سوالات کا وقت ہے اور الاخرۃ سے مراد قیامت میں ہونے والے سوال ہیں۔ اس معنی کو طاؤس اور قتادہ نے اختیار کیا ہے۔ مفسرین نے کہا ہے کہ یہ آیت فتنہ قبر، فرشتوں کے سوال، اللہ تعالیٰ کا مومنوں کو سوالات کے وقت کلمہ حق کی تلقین کرنا اور انہیں حق پر قائم رکھنے کے متعلق نازل ہوئی ہے اور اللہ ظالموں کو گمراہ کر دیتا ہے یعنی مشرکوں کو اس کلمہ سے گمراہ کر دیتا ہے اور اللہ جو چاہے کرتا ہے مومنوں کو ہدایت دیتا اور کافروں کو گمراہ کرتا ہے۔"

حقیقت تو یہ ہے کہ تمام مفسرین، محدثین اور علمائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ

---

[1] زاد المسیر: ۲/ ۵۱۲_۵۱۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ آیت عذابِ قبر کے متعلق نازل ہوئی ہے اور اس میں ثواب و عذابِ قبر کا بیان ہے۔اس میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایمان والے بندوں کو کلمہ طیبہ کی برکت سے دنیا میں بھی ہر مشکل گھڑی، آزمائش، خوف اور دہشت کے وقت اسلام اور ایمان پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرماتا ہے، وہ ڈگمگاتے نہیں، ایمان اور اسلام سے پھرتے نہیں جبکہ آخرت میں بھی انہیں ہر امتحان خصوصاً فتنہ قبر یعنی قبر میں منکر اور نکیر کے سوالات کے وقت ثابت قدم رکھتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے درست جواب دینے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

اشکال

منکرینِ عذابِ قبر کہتے ہیں کہ اس آیت میں دنیا اور آخرت کا ذکر ہے قبر کا ذکر نہیں۔

جواب

وفی الآخرۃ سے مراد وہ عالم ہے جو مرنے کے بعد شروع ہوگا اس کے دو مرحلے ہیں: پہلا مرحلہ عالم قبر کا ہے جو مرنے سے لے کر قیامت برپا ہونے تک ہے اور دوسرا مرحلہ اس وقت شروع ہوگا جب روز قیامت قبروں سے اٹھایا جائے گا۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے:

((وَاِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا کَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ الْاٰخِرَةِ)) [1]

”بے شک مومن بندہ جب دنیا سے کوچ کرنے لگتا ہے اور آخرت کی طرف روانہ ہوتا ہے۔“

---

[1] احمد: ٤/ ٢٨٨ وسندہ صحیح بلاریب۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

فجمع اللہ ریقی و ریقه فی آخر یوم من الدنیا و اول یوم من الآخرة. [1]

"پس اللہ نے میرے اور آپ کے لعاب کو آپ کے دنیا کے آخری اور آخرت کے پہلے دن میں جمع کر دیا۔"

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک زوجہ نے اپنی موت کو قریب دیکھ کر سیدنا ابن عمر کو یہ پیغام بھیجا:

انی فی آخر یوم من ایام الدنیا واول یوم من الآخرة [2]

"بیشک میں ایام دنیا کے آخری دن میں ہوں اور آخرت کے پہلے دن میں ہوں۔"

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ایک معروف حدیث میں ہے:

((إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ)) [3]

"بے شک قبر آخرت کی گھاٹیوں میں سے پہلی گھاٹی ہے۔"

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ آخرت سے مراد قیامت ہی نہیں بلکہ عالمِ قبر بھی آخرت کا ایک حصہ ہے۔ لہٰذا مذکورہ آیت میں ﴿وَفِي الْآخِرَةِ﴾ سے مراد عالمِ قبر بھی ہے۔

---

[1] بخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاته، رقم: ٤٤٥١۔

[2] نسائی، کتاب المواقیت، باب الوقت الذی یجمع فیه المسافر...، رقم: ٥٨٨، سنده صحیح۔

[3] ترمذی، کتاب الزهد، رقم: ٢٣٠٨ وقال: هذا حدیث حسن غریب۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا اشکال

مذکورہ آیت مکی ہے، اگر اس میں عذابِ قبر کا ذکر ہے تو مدینہ میں آ کر نبی ﷺ نے انکار کیوں کیا؟

جواب

سورہ ابراہیم کی اس آیت میں اہلِ ایمان کے لئے ثوابِ قبر جبکہ کافروں اور مشرکوں کے لئے عذابِ قبر کا ذکر ہے۔ اس میں مسلمان گنہگاروں کے متعلق عذابِ قبر کا کوئی ذکر نہیں لہٰذا ہجرت کے بعد نبی ﷺ نے جو یہ فرمایا:

((لَا عَذَابَ دُوْنَ یَوْمِ الْقِیَامَةِ)) [1]

''قیامت کے علاوہ کوئی عذاب نہیں۔''

تو یہ صرف مسلمان گنہگاروں کی بابت تھا جیسا کہ ایک روایت میں ہے:

((اِنَّمَا تُفْتَنُ یَهُوْدُ)) [2]

''صرف یہود فتنہ قبر میں مبتلا ہوں گے۔''

یعنی قبروں میں یہود ہی کو آزمائش سے دوچار ہونا پڑے گا، مسلمانوں کو نہیں۔ لہٰذا آپ کا یہ انکار کلی نہ تھا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ ان آیات سے صرف اتنا پتا چلتا ہے کہ قبر میں کفار کو عذاب ہوگا اسی لئے آپ نے اس سے انکار نہیں کیا کیونکہ وہ تو آپ کو بذریعہ قرآنِ مجید معلوم ہو چکا تھا۔ آپ کا انکار صرف اور صرف اہلِ توحید کی بابت تھا کہ انہیں قبروں میں عذاب نہیں ہوگا۔ لیکن پھر جب وحی کے ذریعے آپ کو

---

[1] احمد: ٦/٨١ وسنده صحيح۔

[2] مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب التعوذ من عذاب القبر، رقم: ٥٨٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ بعض گنہگار موحدین بھی عذابِ قبر سے دو چار ہوں گے تو آپ کو یقین ہو گیا اور پھر امت کو اِس سے ڈرایا اور پناہ مانگنے کا حکم دیا۔ پس اللہ کی توفیق سے یہ تعارض بھی دُور ہوا۔ [1]

یعنی قرآن سے کفار کی بابت عذابِ قبر کا پتا چلتا ہے جبکہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عذابِ قبر عام گناہ گاروں کے لئے بھی ہے خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں۔

الامن رحم اللہ

---

[1] دیکھیں فتح الباری: ۳۰۰/۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری آیت

﴿وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿١٢٥﴾
قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾﴾ [1]

''اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو یقیناً اس کی معیشت تنگ ہے اور روز قیامت ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا: میرے رب! تُو نے مجھے اندھا اٹھایا جبکہ مَیں تو (دنیا میں) دیکھنے والا تھا۔ ارشاد ہوگا: اسی طرح تیرے پاس ہماری آیات آئیں لیکن تُو نے وہ بھلا دیں اور اسی طرح آج تجھے بھی فراموش کر دیا جائے گا۔''

آیت کا شانِ نزول

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ اِنَّهٗ يَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ حِيْنَ يُوَلُّوْنَ عَنْهُ، فَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَانَتِ الصَّلٰوةُ عِنْدَ رَاْسِهٖ، وَ كَانَ الصِّيَامُ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَكَانَتِ الزَّكٰوةُ عَنْ شِمَالِهٖ، وَكَانَ فِعْلُ الْخَيْرَاتِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصِّلَةِ وَالْمَعْرُوْفِ وَالْاِحْسَانِ اِلَى النَّاسِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، فَيُؤْتٰى مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ فَتَقُوْلُ الصَّلٰوةُ: مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتٰى عَنْ يَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ الصِّيَامُ: مَا قِبَلِيْ

---

[1] ٢٠/طٰہٰ: ١٢٤۔١٢٦۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتٰى عَنْ يَسَارِهٖ فَتَقُوْلُ الزَّكٰوةُ: مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتٰى مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ، فَتَقُوْلُ فِعْلُ الْخَيْرَاتِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصِّلَةِ وَالْمَعْرُوْفِ وَالْإِحْسَانِ إِلَى النَّاسِ: مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ، فَيُقَالُ لَهُ: اِجْلِسْ، فَيَجْلِسُ، وَقَدْ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ وَقَدْ أُدْنِيَتْ لِلْغُرُوْبِ، فَيُقَالُ لَهُ: أَرَأَيْتَكَ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ كَانَ فِيْكُمْ مَاتَقُوْلُ فِيْهِ، وَمَاذَا تَشْهَدُ بِهٖ عَلَيْهِ؟ فَيَقُوْلُ: دَعُوْنِيْ حَتّٰى أُصَلِّيَ فَيَقُوْلُوْنَ: إِنَّكَ سَتَفْعَلُ أَخْبِرْنِيْ عَمَّا نَسْأَلُكَ عَنْهُ أَرَأَيْتَكَ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ كَانَ فِيْكُمْ مَاتَقُوْلُ فِيْهِ، وَمَاذَا تَشْهَدُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَّهُ جَاءَ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، فَيُقَالُ لَهُ: عَلٰى ذٰلِكَ حَيِيْتَ وَعَلٰى ذٰلِكَ مُتَّ وَعَلٰى ذٰلِكَ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا وَمَا أَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَسُرُوْرًا، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ النَّارِ، فَيُقَالُ لَهُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا وَمَا أَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا لَوْ عَصَيْتَهُ، فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَسُرُوْرًا، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِيْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَيُنَوَّرُلَهُ فِيْهِ، وَيُعَادُ الْجَسَدُ لِمَا بُدِأَ مِنْهُ، فَتُجْعَلُ نَسَمَتُهُ فِي النَّسَمِ الطَّيِّبِ، وَهِيَ طَيْرٌ يَعْلُقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ)) قَالَ: ((فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾)) الی اٰخر الاٰیة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ابراھیم:۲۷) قَالَ: ((وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا اُتِيَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ لَمْ يُوْجَدْ شَيْئٌ، ثُمَّ اُتِيَ عَنْ يَمِيْنِهِ فَلَا يُوْجَدُ شَيْئٌ، ثُمَّ اُتِيَ عَنْ شِمَالِهِ فَلَا يُوْجَدُ شَيْئٌ، ثُمَّ اُتِيَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ فَلَا يُوْجَدُ شَيْئٌ، فَيُقَالُ لَهُ: اِجْلِسْ فَيَجْلِسُ خَائِفًا مَرْعُوْبًا، فَيُقَالُ لَهُ: اَرَاَيْتَكَ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ كَانَ فِيْكُمْ مَاذَا تَقُوْلُ فِيْهِ، وَمَاذَا تَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِ؟ فَيَقُوْلُ: اَيُّ رَجُلٍ؟ فَيُقَالُ: اَلَّذِيْ كَانَ فِيْكُمْ فَلَا يَهْتَدِيْ لِاسْمِهِ، حَتّٰى يُقَالُ لَهُ: مُحَمَّدٌ، فَيَقُوْلُ: مَا اَدْرِيْ، سَمِعْتُ النَّاسَ قَالُوْا قَوْلًا فَقُلْتُ كَمَا قَالَ النَّاسُ، فَيُقَالُ لَهُ: عَلٰى ذٰلِكَ حَيِيْتَ وَعَلٰى ذٰلِكَ مُتَّ وَعَلٰى ذٰلِكَ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِّنْ اَبْوَابِ النَّارِ، فَيُقَالُ لَهُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنَ النَّارِ، وَمَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا، فَيَزْدَادُ حَسْرَةً وَّثُبُوْرًا، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ: ذٰلِكَ مَقْعَدُكَ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ فِيْهِ لَوْ اَطَعْتَهُ، فَيَزْدَادُ حَسْرَةً وَّثُبُوْرًا، ثُمَّ يُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهُ، فَتِلْكَ الْمَعِيْشَةُ الضَّنْكَةُ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ: ﴿فَاِنَّ لَهُ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى﴾)) [1]

”ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب میت کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو وہ واپس پلٹنے والے لوگوں کے جوتوں کی آواز سنتی

---

[1] صحیح ابن حبان، کتاب الجنائز، رقم:۳۱۰۳؛ حاکم: ۱/ ۳۸۰ وقال ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اگر مرنے والا مومن ہو تو اس کی نماز اس کے سر کے پاس کھڑی ہو جاتی ہے، روزہ اور زکوٰۃ اس کے دائیں اور بائیں آ جاتے ہیں جبکہ دیگر نیکی کے کام صدقہ، صلہ رحمی، لوگوں کے ساتھ کی ہوئی نیکیاں اور دیگر احسان اس کے پاؤں کے پاس ہوتے ہیں، عذاب کا فرشتہ سر کی طرف سے آتا ہے تو نماز کہتی ہے: میری طرف سے کوئی راستہ نہیں، پھر وہ دائیں طرف سے آنا چاہتا ہے تو روزہ کہتا ہے: میری طرف سے بھی کوئی راستہ نہیں، پھر وہ بائیں جانب سے آنا چاہتا ہے تو زکوٰۃ رکاوٹ بن جاتی ہے، پاؤں کی طرف سے آنا چاہتا ہے تو دیگر نیک اعمال (مثلاً) صدقہ، صلہ رحمی، لوگوں کے ساتھ کی ہوئی نیکیاں اور احسانات رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ پھر اسے کہا جاتا ہے کہ بیٹھ جا تو وہ بیٹھ جاتا ہے، اس کے سامنے سورج اس شکل میں پیش کیا جاتا ہے جیسے وہ غروب ہونے کے قریب ہو۔ اس سے پوچھا جاتا ہے: اس شخص کے متعلق تُو کیا کہتا تھا جو تم میں (مبعوث ہوئے) تھے اور تُو اس کے متعلق کیا گواہی دیتا تھا؟ وہ کہتا ہے: مجھے چھوڑ دو تاکہ مَیں نماز ادا کرلوں۔ فرشتے کہتے ہیں: یہ تو تُو کر ہی لے گا، ہمیں ہمارے سوالوں کا جواب دو (وہ سوال دہراتے ہوئے پوچھتے ہیں) اس شخص کے متعلق تُو کیا کہتا تھا جو تم میں (مبعوث) ہوئے تھے اور اس کے متعلق تُو کیا گواہی دیتا تھا؟ مومن جواب دیتا ہے: وہ محمد ﷺ ہیں اور مَیں گواہی دیتا ہوں کہ وہ واقعی اللہ کے رسول ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق لے کر آئے تھے۔ فرشتے یہ جواب سن کر اسے کہتے ہیں: اسی (عقیدے) پر تُو نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی گزاری، اسی پر تجھے موت آئی اور ان شاء اللہ اسی پر قیامت کے دن تُو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ پھر اس کے لئے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اسے بتایا جاتا ہے کہ یہ تیرا جنت میں ٹھکانا ہے اور جو کچھ اللہ نے جنت میں تیرے لئے تیار کر رکھا ہے (وہ بھی دیکھ۔ اس نظارے کے بعد) اس کے شوق اور لذت میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ پھر اس کے سامنے جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور اسے بتایا جاتا ہے کہ اگر تُو اللہ کی نافرمانی کرتا تو یہ آگ تیرا ٹھکانا بنتی اور دیگر عذاب جو اللہ نے اس میں تیرے لئے تیار کر رکھے تھے (وہ سب تجھے ملتے) پھر اس کی قبر ستر ہاتھ کشادہ کر دی جاتی ہے اور اس میں روشنی کر دی جاتی ہے اور اس کا جسم پہلے (موت) والی حالت میں لوٹا دیا جاتا ہے اور اس کی روح کو پاکیزہ (نیک) روحوں میں شامل کر دیا جاتا ہے اور وہ پرندہ ہے جو جنت کے درختوں پر چرتا پھرتا ہے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر ہے:

﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ [1]

"اللہ ایمان والوں کو دنیا اور آخرت میں قولِ ثابت کے ذریعے ثابت قدم رکھتا ہے۔"

آپ نے فرمایا: اور بے شک کافر کے پاس جب عذاب کا فرشتہ اس کے سر کی طرف سے آتا ہے تو وہ کوئی رکاوٹ نہیں پاتا، پھر دائیں طرف سے آتا ہے تو وہاں بھی

---

[1] ۱٤/ابراھیم:۲۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی، پھر بائیں طرف سے آتا ہے تو وہاں بھی کوئی چیز نہیں ہوتی، پھر وہ پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو ادھر بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی، (جب ہر طرف سے عذاب گھیر لیتا ہے تو) کافر سے کہا جاتا ہے: بیٹھ جا، تو وہ گھبرایا ہوا، خوف زدہ ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس سے پوچھا جاتا ہے: تُو اس شخص کے متعلق کیا کہتا تھا اور کیا گواہی دیتا تھا جو تم میں (مبعوث) ہوئے تھے؟ کافر پوچھتا ہے: کون سا آدمی؟ اسے آپ کے اسم گرامی کا پتا نہیں چلتا حتی کہ اسے بتا دیا جاتا ہے کہ محمد (کے متعلق پوچھا جا رہا ہے) وہ جواب دیتا ہے: مَیں کچھ نہیں جانتا۔ مَیں نے لوگوں کو اُن کے متعلق کچھ کہتے سنا تھا بس مَیں بھی وہی کہتا رہا۔ پھر اسے بتا دیا جاتا ہے کہ اسی کفر پر تُو زندہ رہا اور اسی پر مرا اور ان شاء اللہ اسی پر قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ پھر اس کے لئے جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اسے بتایا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے اور دوسرے عذاب جو اللہ نے تیرے لئے اس میں تیار کر رکھے ہیں (یہ دیکھ کر) اس کی حسرت اور ہلاکت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے، پھر اس کے سامنے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور اسے بتایا جاتا ہے کہ اگر تُو اللہ کی فرمانبرداری کرتا تو یہ تیرا ٹھکانا بنتا۔ یہ چیز اس کی ندامت اور ہلاکت میں مزید اضافے کا باعث بنتی ہے۔ پھر اس کی قبر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں دھنس جاتی ہیں۔ یہ ہے وہ تنگ زندگی جس کا اللہ نے قرآن میں یوں ذکر کیا:

﴿فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ﴾ [1]

---

[1] ۲۰/طٰہ:۱۲۴۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَعِيْشَةً ضَنْكًا قال: عَذَابُ الْقَبْرِ)) 1

"مَعِيْشَةً ضَنْكًا یہ عذابِ قبر ہے۔"

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا اپنا فرمان بھی یہی ہے:

ان مَعِيْشَةً الضنک التی قال الله عذاب القبر 2

"یہ عذابِ قبر ہے۔"

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الْمُؤْمِنَ فِیْ قَبْرِهٖ لَفِیْ رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ، وَيُرَحَّبُ لَهٗ قَبْرُهٗ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا، وَيُنَوَّرُلَهٗ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، اَتَدْرُوْنَ فِيْمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى﴾، اَتَدْرُوْنَ مَا الْمَعِيْشَةُ الضَّنْكُ؟)) قالوا الله و رسوله اعلم، قال: ((عَذَابُ الْكَافِرِ فِیْ قَبْرِهٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ يُسَلَّطُ عَلَيْهِ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ تِنِّيْنًا، اَتَدْرُوْنَ مَا التِّنِّيْنُ؟ سَبْعُوْنَ حَيَّةً لِكُلِّ حَيَّةٍ سَبْعُ رُؤُوْسٍ يَلْسَعُوْنَهٗ وَيَخْدَشُوْنَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) 3

"بے شک مومن اپنی قبر میں سرسبز و شاداب باغ میں ہوتا ہے اور اس کے لئے قبر ستر ہاتھ کشادہ کر دی جاتی ہے اور چودھویں رات کے چاند کی سی

---

1 حاکم: ۲/ ۳۸۱ وقال: هذاحديث صحيح علی شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبی۔ 2 جامع البيان للطبری: ۹/ ۲۴۸ وسنده حسن۔

3 ابن حبان، کتاب الجنائز، رقم: ۳۱۱۲ وسنده حسن۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روشنی کر دی جاتی ہے، کیا تم جانتے ہو کہ آیت ﴿ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ﴾ کس بارے میں نازل ہوئی؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مَعِيشَةً ضَنكًا کیا ہے؟'' صحابہ نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ عذابِ قبر ہے جو کافر کو قبر میں ہوتا ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بے شک کافر پر (قبر میں) ننانوے اژدہے مسلط کر دیے جاتے ہیں۔ جانتے ہو اژدہے کیا ہیں؟ ایک اژدہا ستر سانپوں پر مشتمل ہے اور ہر سانپ کے سات سر ہیں جو کافر کو قیامت تک ڈستے اور کاٹتے رہیں گے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اپنا بیان ہے:

يطبق على الكافر قبره حتى تختلف فيه اضلاعه وهي المعيشة الضنك التي قال الله: ﴿ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ﴾ [1]

''کافر پر اس کی قبر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں دھنس جاتی ہیں اور یہی وہ مَعِيشَةً ضَنكًا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ﴾''

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

﴿ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا ﴾ قال: عذاب القبر [2]

''مَعِيشَةً ضَنكًا سے مراد عذابِ قبر ہے۔''

---

[1] جامع البیان: ۹/۲٤۹ وسنده حسن۔

[2] معجم الکبیر للطبرانی: ٤/٥٤٧ وسنده حسن۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ سورۂ طٰہٰ کی مذکورہ آیات عذابِ قبر کے سلسلے میں نازل ہوئی ہیں۔

اقوالِ علماء

امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

واولی الاقوال فی ذلک بالصواب قول من قال هو عذاب القبر ❶

"اور اس آیت کے شان نزول میں تمام اقوال میں سے بہترین قول اس کا ہے جس نے کہا کہ یہ عذابِ قبر کے متعلق نازل ہوئی۔"

امام ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وقول رابع وهو الصحيح انه عذاب القبر قاله ابوسعيد الخدري وعبدالله بن مسعود وابوهريرة مرفوعا عن النبي ﷺ. ❷

"چوتھا قول اور یہی صحیح ہے کہ بے شک ﴿مَعِيْشَةً ضَنْكًا﴾ عذابِ قبر ہے، یہ بات سیدنا ابوسعید خدری، عبداللہ بن مسعود اور سیدنا ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) نے نبی ﷺ سے مرفوعا بیان کی ہے۔"

قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وقد قيل ان المراد بالمعيشة الضنك عذاب القبر وسياق مايرجح هذا ويقويه ❸

---

❶ جامع البیان: ۹/ ۲۴۹۔ ❷ الجامع لاحکام القرآن: ۱۱/ ۲۲۹۔

❸ فتح القدیر: ۳/ ۵۶۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مَعِيْشَةً ضَنْكًا سے مراد عذابِ قبر ہے، عنقریب (اس کا مفصل بیان) آئے گا جو اِس (تفسیر) کو راجح اور قوی ثابت کرے گا۔''

پھر کئی احادیث و آثار نقل کر کے اپنا فیصلہ دیتے ہیں:

ومجموع ما ذكرنا هنا يرجع تفسير المعيشة الضنك بعذاب القبر [1]

''اور ان تمام (روایتوں) کا مجموعہ جو ہم نے یہاں ذکر کیں ہیں وہ مَعِيْشَةً ضَنْكًا کی تفسیر کو عذابِ قبر کے ساتھ راجح کرتا ہے۔''

سید احمد حسن دہلوی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

حاصل ان آیتوں کا یہ ہے کہ جس شخص نے آسمانی کتاب اور اللہ کے رسول کو نہ مانا وہ مرتے ہی عذابِ قبر میں گرفتار ہوگا۔ مَعِيْشَةً ضَنْكًا کی تعریف میں اگرچہ سلف کے کئی اقوال ہیں لیکن حافظ ابو جعفر بن جریر نے اپنی تفسیر میں عذاب کو ترجیح دی ہے، معتبر سند سے مسند بزار میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس میں خود صاحب وحی صلی اللہ علیہ وسلم نے مَعِيْشَةً ضَنْكًا کی تعریف عذابِ قبر فرمائی ہے۔ [2]

بہر حال ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ جس نے بھی میرے ذکر سے اعراض کیا اسے تنگ زندگی ملے گی جبکہ وہ روز قیامت اندھا کر کے اٹھایا جائے گا اپنے اس انجام کے متعلق وہ پوچھے گا: میرے رب! میرا یہ حشر کیوں ہوا حالانکہ دنیا میں تو میں بینا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرا یہ حشر اس لئے ہوا کہ تیرے پاس میری آیات پہنچیں مگر تُو نے ان سے منہ پھیر لیا۔ دنیا میں تُو نے میری آیات کے ساتھ ایسا کیا۔

---

[1] ایضًا: ۳/ ۵٦۰۔ [2] احسن التفاسیر: ٤/ ۱۹۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا آج تیرے ساتھ بھی ایسے ہی کیا جائے گا۔

اب یہاں سوال ہے کہ یہ تنگی کی زندگی کس جہاں میں ملے گی؟ دنیا میں، قبر یا حشر میں؟ ظاہر ہے کہ یہاں حشر کی زندگی تو مراد نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کا تو الگ سے ﴿وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى﴾ کہہ کر ذکر کیا گیا ہے۔ اور صرف دنیا کی زندگی بھی مراد نہیں لی جا سکتی کیونکہ یہاں تو اللہ تعالیٰ کے بے شمار باغی اور نافرمان ایسے گزرے ہیں جنہوں نے بڑی ٹھاٹھ کی زندگی بسر کی ہے اور آج بھی ہزاروں نہیں کروڑوں لوگ ایسے ہیں جو رب العالمین کے دشمن، کتاب اللہ سے اعراض برتنے کے باوجود بڑی شاہانہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ دوسری طرف ایسے لوگ بھی ہیں جو بڑے متقی اور پرہیزگار تھے مگر ان کا جینا تنگی کا جینا تھا۔ قدم قدم پر مصیبتیں، آزمائشیں بلکہ جتنا کوئی زیادہ متقی اور ولی اللہ تھا اس پر اتنی ہی زیادہ مصیبتیں آئی ہیں۔ کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ فرعون، نمرود، قارون وغیرہ جیسے اللہ تعالیٰ کے نافرمان دنیا میں بڑی عیش و عشرت کی زندگی بسر کر کے گئے جبکہ اس کے برعکس انبیاء اور ان کے متبعین کی حالت یہ تھی کہ دو وقت کی روٹی بھی ٹھیک طرح میسر نہیں آتی تھی، کئی کئی دن چولہوں میں آگ تک نہیں جلتی تھی۔

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی طرف ہی دیکھ لیں کہ مکی دَور میں ان پر کس قدر عرصہ حیات تنگ کیا گیا جبکہ دوسری طرف مشرکین مکہ کی حالت دیکھ لیں جو بڑی شاہانہ زندگی گزار رہے تھے۔ مدینہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی حالت دیکھی کہ آپ کھجور کی چٹائی پر تشریف فرما ہیں آپ کے جسم اور چٹائی کے درمیان کوئی چیز نہ تھی۔ آپ کے سر کے نیچے چمڑے کا تکیہ ہے جس میں کھجور کی چھال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھری ہوئی ہے۔ پاؤں کی طرف کیکر کے پتوں کا ڈھیر لگا ہے، سر کی طرف مشکیزہ لٹک رہا ہے۔ چٹائی کے نشانات آپ کے جسم پر نمایاں نظر آ رہے ہیں۔ اس حالت پر سیدنا عمر رو پڑے، پوچھا کیوں روتے ہو؟ عرض کیا: اللہ کے رسول! قیصر و کسریٰ کو دنیا کا ہر طرح کا آرام مل رہا ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں پھر بھی ایسی تنگ زندگی؟ فرمایا:

((أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ)) [1]

"کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ ان کے حصے میں دنیا ہے اور ہمارے حصے میں آخرت ہے۔"

لہٰذا یہاں صرف دنیا کی زندگی بھی مراد نہیں لی جا سکتی۔ اب ایک ہی جگہ ہے اور وہ ہے قبر۔ گو ممکن ہے کہ دین الٰہی سے اعراض کے سبب دنیا اور قبر دونوں جگہ ایسے شخص کا عرصہ حیات تنگ ہو مگر قبر میں ہر صورت اسے **معیشة ضنکا** سے واسطہ پڑے گا جو کہ عذابِ قبر ہے جیسا کہ احادیث میں ہے۔ لہٰذا یہ آیت بھی عذابِ قبر کی واضح دلیل ہے۔

---

[1] بخاری، کتاب التفسیر، سورة التحریم، رقم: ۲۹۱۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری آیت

﴿ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ ﴾ [1]

”اور اُس سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ اس کی طرف کوئی وحی نہیں کی گئی، اور جو کہے کہ مَیں بھی اس جیسا نازل کروں گا جو اللہ نے نازل کیا ہے۔ اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوتے ہیں اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھاتے ہیں (اور کہتے ہیں) اپنی جانیں نکالو! آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا، اس وجہ سے کہ تم اللہ کے ذمہ جھوٹی باتیں لگاتے تھے اور تم اللہ کی آیات سے تکبر کرتے تھے۔“

آیت کے سیاق سے پتا چل رہا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور نافرمانوں کے لئے عذابِ قبر کا ذکر ہے۔ فرشتے جب ان ظالموں کی روح قبض کرتے ہیں تو انہیں کہتے ہیں کہ تم اپنی جانیں نکال کر ہمارے حوالے کرو، فرشتوں کا یہ خطاب بطور زجر وتوبیخ کے ہے ورنہ کسی انسان کے بس میں یہ کہاں کہ وہ خود بخود اپنی جان نکال کر

---

[1] ٦/الانعام:٩٣۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتوں کے حوالے کرے، پھر خاص کر کافر اور ظالم لوگ جو اِس دنیوی زندگی کے بڑے حریص ہیں۔ موت کے وقت فرشتے یہ بھی کہتے ہیں کہ آج کے دن تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔ مطلب یہ کہ اللہ نے جو ظالموں کے لئے آخرت میں ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ابھی سے اس کی ابتدا ہو رہی ہے کیوں کہ اب تم آخرت کی طرف روانہ ہو چکے ہو۔

یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ جزا و سزا کا سلسلہ انسان کے دنیا سے آنکھیں بند کرتے ہی شروع ہو جاتا ہے یعنی قبض روح کے وقت ہی سے آخرت کے عذاب کا آغاز ہو جاتا ہے۔ لہٰذا یہ آیت بھی عذابِ قبر کی دلیل ہے۔ امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''الصحیح'' میں باب ماجاء فی عذاب القبر، اسی طرح حافظ ابوالفرج عبدالرحمن بن احمد المعروف ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اھوال القبور صفحہ ۴۸، حافظ شمس الدین محمد بن ابوبکر المعروف ابن قیم جوزیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الروح، صفحہ ۹۸ پر اس آیت کو اثباتِ عذابِ قبر کے لئے بطور دلیل پیش کیا ہے۔

ابوالقاسم محمود بن عمر وزمخشری بھی لکھتا ہے:

﴿ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ ﴾ یجوز ان یریدوا وقت الاماتة وما یعذبون به من شدة النزع و ان یریدوا الوقت الممتد المتطاول الذی یلحقهم فیه العذاب فی البرزخ والقیامة [1]

''آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا'' ممکن ہے کہ ان کا ارادہ موت کے وقت ہو اور اس سے مراد نزع کی سختی کا عذاب ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ

---

[1] الکشاف: ۱۴۳/۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے وہ طویل وقت مراد ہو جو کہ برزخ اور قیامت کو شامل ہے۔"

نزع کی سختی کا عذاب مراد لیا گیا ہو یا طویل وقت کا عذاب، ہر دو صورت میں یہ عذابِ قبر ہی ہے۔ گو کہ دفن سے قبل کا معاملہ ہے لیکن اسی عذابِ قبر کا حصہ بلکہ مقدمہ ہے۔

شیخ عبدالرحمن بن ناصر سعدی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

وفی هذا دلیل علی عذاب البرزخ و نعیمه فان هذا الخطاب والعذاب الموجه الیهم انما هو عند الاحتضار وقبیل الموت و بعده [1]

"اس آیت میں عذابِ قبر اور اس میں ملنے والی نعمتوں کی دلیل ہے کیونکہ اس خطاب اور عذاب کا رخ ان کی طرف عین عالم نزع اور موت سے تھوڑا سا پہلے اور پھر موت کے بعد ہے۔"

صاحبِ اشرف الحواشی رقم طراز ہیں:

آج سے مراد وہ دن ہے جس میں ان پر عذابِ قبر کی ابتداء ہوگی۔ اس آیت میں عذابِ قبر کی طرف صاف اشارہ ہے۔ [2]

استادِ محترم جناب ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

"موت کے بعد قیامت کے دن تک جو عذاب اللہ کے نافرمان بندوں کو دیا جائے گا اسی کا نام عذابِ قبر ہے، مرنے کے بعد میت کو عموماً زمین میں ہی گڑھا کھود کر دفن کر دیا جاتا ہے اور پھر قیامت کے قائم ہونے تک نافرمانوں کو قبر کے اندر عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے لہٰذا اسی مناسبت سے

---

[1] تفسیر سعدی: ١/ ٢٦٤۔ [2] اشرف الحواشی، ص: ١٦٨۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس عذاب کو عذابِ قبر کا نام دیا گیا ہے۔ حالانکہ عذاب کا یہ سلسلہ حالت نزع ہی سے جبکہ میت ابھی چار پائی پر ہوتی ہے شروع ہو جاتا ہے اور فرشتے اس کے چہرے اور پیٹھ پر ضربیں لگانا شروع کر دیتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ اس عذاب کا کوئی حصہ دنیا والوں پر ظاہر کر دیتا تو پھر چار پائی نظر آتی نہ اس کے آس پاس بیٹھے ہوئی لوگ ہی دکھائی دیتے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس عذاب کا تعلق غیب کے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ زندہ انسانوں کے سامنے ابھی اسے ظاہر کرنا نہیں چاہتا لہٰذا عموم بلویٰ کی وجہ سے اس عذاب کا نام نبی ﷺ نے عذابِ قبر رکھا ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ ایک شخص ہسپتال میں لوگوں کا علاج کرتا ہے تو لوگ اسے ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں، اب یہی شخص نماز پڑھے تو لوگ کہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب نماز پڑھ رہے ہیں حالانکہ نماز پڑھتے ہوئے یہ شخص ڈاکٹری کا کوئی کام نہیں کر رہا ہوتا، اب تو اسے نمازی صاحب کہنا زیادہ مناسب تھا لیکن اس شخص کو کوئی عمل کرتے ہوئے کوئی شخص بھی دیکھے گا تو وہ بے ساختہ یہی کہے گا کہ ڈاکٹر صاحب فلاں کام کر رہے ہیں اس مثال سے واضح ہوا کہ اس شخص کا نام ڈاکٹر عمومِ بلویٰ کی وجہ سے پڑ گیا ہے۔'' [1]

سورۃ الانعام میں آنے والے لفظ اَلْيَوْمَ سے مراد انسان کا یوم وفات ہے۔ اسی دن سے انسان کے عالمِ برزخ میں عذاب وثواب کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ بہت سے ائمہ دین اور مفسرین نے ﴿ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ ﴾ کو عذاب قبر کے ثبوت کے طور پر پیش کیا ہے۔ اکثر معروف تفاسیر میں یہ استدلال موجود ہے۔

---

[1] عذابِ قبر کی حقیقت، ص: ۳۷۔۳۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْيَوْمَ سے مراد قیامت کا دن ہے۔ جیسا کہ سورۃ المعارج (آیت: ۴۴) اور النبأ (آیت: ۳۹) میں قرینہ موجود ہے جو اِس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ یہاں اَلْيَوْمَ سے مراد قیامت ہی کا دن ہے۔

مگر جہاں کوئی ایسا قرینہ نہ پایا جائے تو وہاں اَلْيَوْمَ سے وہی دن مراد ہوگا جس کی بات ہو رہی ہے۔

اگر منکرینِ عذابِ قبر ہمارے بیان کردہ جواب کو تسلیم نہیں کرتے ہیں، تو پھر ذرا بتائیں کہ قرآنِ مجید میں جہاں جہاں بھی اَلْيَوْمَ کا لفظ آیا ہے، کیا اس سے مراد صرف حشر اور قیامت ہی کا دن ہے؟

ہر جگہ اَلْيَوْمَ سے قیامت کا دن مراد لینا سراسر جہالت ہے، مثلاً:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [1]

''آج مَیں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا، اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔''

عذابِ قبر کے منکرین بتائیں کہ کیا یہاں اَلْيَوْمَ سے مراد قیامت کا دن ہے؟ اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے تو پھر مطلب یہ ہوا کہ تمہارا دینِ اسلام اب نامکمل ہے، یعنی اس میں کمی بیشی ہو سکتی ہے، یہ قیامت کے دن ہی مکمل ہوگا!!

قیامت کے دن مکمل کرنے کا فائدہ۔ اور اگر آپ کا جواب نفی میں ہے تو ماننا پڑے گا کہ سورۃ الانعام میں اَلْيَوْمَ سے مراد دنیا سے رخصت ہونے کا دن ہے۔

---

[1] ٥/المائدة: ٣۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور مقام پر اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ﴾ ❶

''آج کے دن پاکیزہ چیزیں تمہارے لیے حلال کردی گئی ہیں۔''

بتایئے کہ یہاں اَلْيَوْمَ سے کون سا دن مراد ہے؟

معلوم ہوا کہ قرآنِ مجید میں جہاں اَلْيَوْمَ سے مراد قیامت کا دن ہے، وہاں اس کے ساتھ کوئی قرینہ موجود ہے۔ لیکن جہاں اَلْيَوْمَ کا لفظ مطلق ہو، وہاں اس سے ''آج کا دن'' (جس دن کی بات ہورہی ہے) ہی مراد ہے۔

سورۃ الانعام کی مذکورہ آیت میں سیاق اس بات پر دلالت کررہا ہے کہ یہاں اَلْيَوْمَ سے مراد اِنسان کا یومِ وفات ہی ہے۔ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

> ''آج سے مراد قبضِ روح کا دن ہے اور یہی عذاب کے آغاز کا وقت بھی ہے جس کا مبدا قبر ہے۔ اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عذابِ قبر برحق ہے ورنہ ہاتھ پھیلانے اور جان نکالنے کا حکم دینے کے ساتھ اس بات کہنے کے کوئی معنیٰ نہیں کہ آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔'' ❷

---

❶ ۵/المائدۃ: ۵۔ ❷ تفسیر احسن البیان، ص: ۱۸۱، حاشیہ: ۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھی آیت

﴿وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا ۙ الْمَلَٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝﴾ [1]

''کاش آپ دیکھیں جب فرشتے کافروں کی روح قبض کرتے ہیں وہ ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر مارتے ہیں (اور کہتے ہیں) تم جلنے کا عذاب چکھو۔ یہ اس لئے (سزا) ہے کہ جو تمہارے ہاتھوں نے پہلے ہی بھیج رکھا ہے۔ بے شک اللہ اپنے بندوں پر قطعاً ظلم نہیں کرنے والا۔''

پانچویں آیت

﴿فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ۝﴾ [2]

''پس اس وقت کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی روحیں قبض کریں گے اور وہ ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر ماریں گے۔''

مذکورہ بالا دونوں آیتیں بھی ان آیات میں سے ہیں جو عذابِ قبر کی تصریح کرتی ہیں۔ ان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے دشمنوں پر موت کے ساتھ ہی عذاب کا کوڑا برسنا شروع ہو جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هذا وان كان قبل الدفن فهو من جملة العذاب الواقع قبل

---

[1] ٨/الانفال: ٥٠۔٥١۔ [2] ٤٧/محمد: ٢٧۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوم القیامة وانما اضیف العذاب الی القبر لکون معظمه یقع فیه ولکون الغالب علی الموتی ان یقبروا والا فالکافر ومن شاء الله تعذیبه من العصاة یعذب بعد موته ولولم یدفن ولکن ذلک محجوب عن الخلق الا من شاء الله [1]

''عذابِ قبر کا معاملہ اگرچہ دفن سے پہلے کا ہے تاہم یہ اسی عذابِ قبر کا حصہ ہے جو قیامت سے قبل ہوگا۔ لفظ عذاب کی نسبت قبر کی طرف اس لئے ہے کیونکہ اس کا اکثر وقوع قبور کے اندر ہی ہوتا ہے اور یہ بھی کہ اکثر مردے قبروں میں ہی دفن ہوتے ہیں۔ ورنہ کافر اور دوسرے نافرمان بھی جنہیں اللہ چاہے گا وہ موت کے بعد اس عذاب میں مبتلا ہوں گے اگرچہ انہیں دفن نہ بھی کیا گیا ہو۔ لیکن مخلوق سے یہ معاملہ پردے میں رکھا گیا ہے مگر جس پر اللہ چاہے (کھول دے۔)''

---

[1] فتح الباری: ۳/۲۹۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹی آیت

﴿ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿٤٥﴾
اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۗ اَدْخِلُوْٓا
اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ ﴾ [1]

''پس اسے اللہ نے ان تمام برائیوں سے بچا لیا جو انہوں نے سوچ رکھی تھیں اور آلِ فرعون کو برے عذاب نے گھیر لیا۔ وہ آگ ہے جس پر انہیں صبح و شام پیش کیا جاتا ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی (حکم ہوگا کہ) آلِ فرعون کو سخت ترین عذاب میں ڈالو۔''

یہ آیات بھی عذابِ قبر کی زبردست دلیل اور شہادت کی حیثیت رکھتی ہیں کیونکہ قیامت قائم ہونے سے پہلے آلِ فرعون کو صبح و شام آگ پر پیش کیا جاتا ہے۔ قیامت سے قبل انہیں جس عذاب پر پیش کیا جاتا ہے وہی عذابِ قبر ہے اور آگ پر یہ پیشی صرف آلِ فرعون کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اس میں تمام مجرم شامل ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) [2]

---

[1] ٤٠/المؤمن: ٤٥_٤٦_ [2] بخاري، كتاب الجنائز، باب الميت يعرض عليه مقعده بالغداة...، رقم: ١٣٧٩_

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بے شک جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو اسے صبح وشام اس کا ٹھکانا دیکھایا جاتا ہے؛ اگر وہ (مرنے والا) جنتی ہے تو جنت والوں میں اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ والوں میں، پھر کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تجھے اٹھائے گا۔"

قیامت کے دن کہا جائے گا کہ آل فرعون کو زیادہ سخت عذاب میں ڈالو، اس سے معلوم ہوا کہ اس سے پہلے جو انہیں عذاب دیا گیا تھا وہ عذابِ قبر ہی تھا کیونکہ روزِ حشر انہیں ﴿ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴾ ہوگا۔ اس سے قبل عذاب اتنا سخت نہیں، اسی لئے فرمایا: ﴿ سُوْٓءُ الْعَذَابِ اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِیًّا ﴾ اور پھر بعد میں ﴿ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴾ فرما کر اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ قیامت سے قبل جو انہیں سُوْٓءُ الْعَذَابِ دیا گیا تھا وہ تھا تو عذاب ہی مگر قیامت کے اَشَدَّ الْعَذَاب کے مقابلے میں کم تھا۔

اقوالِ علماء

علامہ ابوالقاسم حسن بن محمد نیساپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وفی الأیة دلالة ظاهرة علی اثبات عذاب القبر لان تعذیب یوم القیامة یجیء فی قوله ﴿ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ﴾ [1]

"اس آیت میں اثبات عذابِ قبر کی واضح دلیل ہے کیونکہ قیامت کے دن عذاب دینے کا ذکر تو اس فرمان میں ہے: وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ۔"

حافظ ابوالفرج عبدالرحمن بن علی ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[1] تفسیر النیسابوری: ٦/ ٤٣٥۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وهذا الأية تدل على عذاب القبر لانه بين ما لهم فى الأخرة فقال ﴿وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ﴾ [1]

یہ آیت عذابِ قبر پر دلالت کرتی ہے کیونکہ آخرت میں ملنے والی سزا کا ذکر تو اس فرمان میں ہے: وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ۔

امام ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

والجمهور على ان هذا العرض فى البرزخ واحتج بعض اهل العلم فى تثبيت عذاب القبر بقوله ﴿اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا﴾ ما دامت الدنيا كذلك قال مجاهد وعكرمة ومقاتل ومحمد بن كعب كلهم قال: هذه الاية تدل على عذاب القبر فى الدنيا الا تراه يقول عن عذاب الاخرة: ﴿وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝﴾ [2]

''جمہور کے نزدیک آلِ فرعون کی آگ پر یہ پیشی برزخ میں ہے اور بعض اہل علم نے ﴿اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا...﴾ سے عذابِ قبر کے اثبات پر حجت پکڑی ہے جب تک دنیا ہے۔ اسی طرح امام مجاہد، عکرمہ، مقاتل اور محمد بن کعب یہ سب کہتے ہیں کہ یہ آیت دنیا میں عذابِ قبر پر دلالت کرتی ہے کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اللہ نے عذاب آخرت کا ﴿وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝﴾ کہہ کر الگ سے ذکر کیا ہے۔''

---

[1] زاد المسیر: ٤/ ٤٠۔ [2] الجامع لاحکام القرآن: ١٥/ ٢٧٨، ٢٧٩۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ فخر الدین محمد بن عمر رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اجتج اصحابنا بهذه الاية على اثبات عذاب القبر قالوا الاية تقتضى عرض النار عليهم غدوا وعشيا وليس المراد منه يوم القيامة لانه قال: ﴿وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ ۗ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝﴾ وليس المراد منه ايضا الدنيا لان عرض النار عليهم غدوا وعشيا ماكان حاصلا فى الدنيا فثبت ان هذا العرض انما حصول بعد الموت و قبل يوم القيامة وذلك يدل على اثبات عذاب القبر فى حق هؤلاء واذ ثبت فى حقهم ثبت فى حق غيرهم لانه لا قائل بالفرق [1]

''ہمارے اصحاب نے اس آیت سے عذابِ قبر کی دلیل پکڑی ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت ان (آل فرعون) پر صبح وشام آگ پیش کرنے کا تقاضا کرتی ہے اور اس پیشی سے مراد نہ تو قیامت کا دن ہے کیونکہ اس کے لئے ﴿وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ ۗ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ﴾ فرمایا ہے اور نہ ہی اس سے دنیا کا کوئی دن مراد ہے کیونکہ صبح وشام ان پر آگ کی پیشی دنیا میں حاصل نہیں ہوئی لہٰذا ثابت ہوا کہ یہ پیشی صرف اور صرف موت کے بعد اور قیامت سے پہلے حاصل ہوگی اور یہ آیت آلِ فرعون کے متعلق عذابِ قبر کے برحق ہونے پر دلالت کرتی ہے جب ان (آل فرعون) کے متعلق عذابِ قبر ثابت ہوگیا تو دوسروں کے بارے میں بھی ثابت ہوگیا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد سب کے لئے یکساں ہے۔

---

[1] تفسیر کبیر: ۱۳/ ۳۴۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابوالفداء اسماعیل ابن کثیر دمشقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وهٰذه الأية اصل كبير فى استدلال اهل السنة على عذاب البرزخ فى القبور ❶

''یہ آیت اہل سنت کے استدلال پر عظیم بنیاد ہے کہ برزخ کا عذاب قبروں میں ہوتا ہے۔''

حافظ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وهٰذه الاية دليل على عذاب القبر. ❷

''یہ آیت عذابِ قبر کی دلیل ہے۔''

علاوہ ازیں امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''الصحیح'' کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر، امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے عذاب القبر وسؤال الملکین، صفحہ ۸۶، حافظ ابوالفرج عبدالرحمن بن احمد بن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے اھوال القبور، صفحہ: ۴۵ اور حافظ ابوعبداللہ محمد بن ابوبکر المعروف ابن قیم جوزیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الروح، صفحہ: ۹۸ پر ان آیات کو عذابِ قبر کے اثبات میں بطورِ دلیل بیان کیا ہے۔

اشکال

اس آیت میں آلِ فرعون کی آگ پر صرف پیشی کا ذکر ہے نہ کہ آگ میں ڈالے جانے کا، آگ پر پیش کیا جانا اور آگ میں ڈالا جانا دونوں کس طرح مساوی ہو سکتے ہیں؟

---

❶ تفسیر القرآن العظیم: ٥/٤٥١۔ ❷ مدارك التنزیل: ۳۵۵/۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب

آلِ فرعون کا قیامت تک صبح وشام آگ پر پیش کیا جانا تو ایک ایسی اٹل حقیقت ہے کہ جس سے منکرین عذابِ قبر کو بھی انکار کی جرأت نہیں، لیکن کیا آل فرعون کی آگ پر پیشی عذابِ قبر ہے یا نہیں؟ منکرینِ عذابِ قبر کا خیال ہے کہ یہ عذاب نہیں۔ بھئی اگر عذاب نہیں تو پھر بتائیں کہ یہ کیا ہے؟ ممکن ہے کہ منکرین عذابِ قبر آل فرعون کی خیر خواہی میں یہ سمجھ بیٹھے ہوں کہ چونکہ وہ ٹھنڈے پانی میں غرق ہوئے تھے لہٰذا سردی دُور کرنے کے لئے انہیں صبح وشام آگ پر پیش کیا جاتا ہو۔ کبھی کہتے ہیں کہ آگ پر پیشی کو عذابِ قبر نہ کہا جائے اور کبھی کہتے ہیں کہ اگر قبر کا عذاب تسلیم کر لیا تو اس سے ناانصافی لازم آئے گی۔ کیا بھلا تمہارے تسلیم نہ کرنے سے وہ عذابِ قبر سے بچ جائیں گے؟

علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

آگ پر پیش ہونا تو خود عذاب ہے کیونکہ جہنم کے صرف پانی کا یہ حال ہے:

﴿ وَإِن يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ ﴾ [1]

''اور اگر وہ فریاد رسی چاہیں گے تو اُن کی فریاد رسی ایسے پانی سے کی جائے گی جو تلچھٹ کی مانند ہوگا وہ چہروں کا بھون ڈالے گا۔''

پس جب جہنم کے پانی کی گرمی اور تیزی اتنی ہے کہ اس کے قریب سے منہ جل جائے گا تو پھر آگ کا کیا کہنا۔ پیش ہونا تو خود عذاب ہے۔ [2]

جو لوگ آگ کی کسی بھٹی کے سامنے کھڑے ہو کر کام کرتے ہیں بالخصوص سخت گرمی میں تو کبھی ان سے پوچھیے گا کہ آگ کے سامنے کھڑے ہونے سے تکلیف ہوتی

---

[1] ۱۸/الکھف:۲۹۔ [2] عذابِ قبر کی حقیقت، صفحہ:۳۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے یا نہیں۔ یہ دنیا کی آگ کا حال ہے جبکہ جہنم کی آگ تو اس سے کہیں زیادہ سخت ہے۔ ایک آدمی کو آگ پر پیش کیا جائے اور دوسرے کو آگ میں ڈالا جائے تو کوئی بھی صاحب شعور یہ نہیں کہے گا کہ عذاب تو فقط اسے ہو رہا ہے جو آگ میں ڈالا گیا ہے۔ ایسا کوئی بھی نہیں کہے گا۔ کیونکہ دونوں کو عذاب ہو رہا ہے جو آگ کے سامنے ہے اور پھر اسے ساتھ ساتھ بتایا بھی جا رہا ہے کہ ابھی کچھ دیر بعد تیری باری بھی آنے والی ہے تو بھی اسی طرح جلے سڑے گا تو بتایئے کہ اس کا کیا حال ہوگا۔ ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک بُرے عذاب میں ہے اور دوسرے سخت ترین عذاب میں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتویں آیت

﴿مِمَّا خَطِيٓـَٔـٰتِهِمْ أُغْرِقُوا۟ فَأُدْخِلُوا۟ نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا۟ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ أَنصَارًا ۝٢٥﴾ [1]

"اور وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے ڈبو دیے گئے پھر آگ میں ڈال دیئے گئے، پس انہیں اللہ کے سوا کوئی مددگار نہ ملا۔"

علامہ فخر الدین محمد بن عمر رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تمسك اصحابنا فی اثبات عذاب القبر بقوله ﴿فَأُدْخِلُوا۟ نَارًا﴾ وذلك من وجهين: الاول: ان الفاء فی قوله: ﴿فَأُدْخِلُوا۟ نَارًا﴾ تدل علی انه حصلت تلك الحالة عقب الاغراق فلايمكن حملها علی عذاب الاخرة والا بطلت دلالة هذا الفاء، الثانی: انه قال ﴿فَأُدْخِلُوا۟ نَارًا﴾ علی سبيل الاخبار عن الماضی وهذا انما يصدق لو وقع ذلك. [2]

ہمارے اصحاب نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَأُدْخِلُوا۟ نَارًا﴾ سے عذابِ قبر کے اثبات کی دلیل لی ہے۔ اس کی دو وجہیں ہیں: اول تو یہ کہ ﴿فَأُدْخِلُوا۟ نَارًا﴾ کی فاء اس بات کی دلیل ہے کہ یہ حالت پانی میں غرق ہونے کے فوراً بعد کی ہے لہٰذا یہ ممکن ہی نہیں کہ اس آیت کو عذاب آخرت یعنی قیامت پر محمول کیا جائے کیونکہ ایسا کرنے سے فاء کا مفہوم باطل ہو

---

[1] ۷۱/نوح:۲۵۔ [2] تفسیر کبیر: ۱٦/ ٦٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گا اور دوم ﴿اُدْخِلُوْا﴾ ماضی کی خبر ہے اور یہ اسی وقت صادق آسکتی ہے جب یہ واقع ہو چکا ہو۔

علامہ ابوالحسن علاؤالدین علی بن محمد رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

واستدل بعضهم بهذه الأية على صحة عذاب القبر و ذلك لان الفاء تقتضى التعقيب فى قوله تعالى ﴿أُغْرِقُوْا فَأُدْخِلُوْا نَارًا﴾ وهذا يدل على انه انما حصل دخول النار عقيب الاغراق ولا يمكن حمله على عذاب الأخرة لانه يبطل دلالة الفاء وقيل معناه انهم سيدخلون نارا فى الأخرة فعبر عن المستقبل بلفظ الماض لصدق الوعد فى ذلك والاول اصح. [1]

''بعض مفسرین نے اس آیت سے عذابِ قبر کے حق ہونے پر دلیل لی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿أُغْرِقُوْا فَأُدْخِلُوْا نَارًا﴾ میں فاء تعقیب کا تقاضا کرتی ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ غرق ہوتے ہی آگ میں چلے گئے اور یہ ممکن نہیں کہ اسے عذابِ آخرت پر ہی محمول کیا جائے کیونکہ اس سے فاء کا مفہوم باطل ہو جائے گا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ﴿فَأُدْخِلُوْا﴾ کا معنی یہ ہے کہ عنقریب وہ آخرت میں آگ کے اندر داخل کئے جائیں گے، صدقِ وعدہ کی خاطر مستقبل کو ماضی کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے لیکن پہلی تفسیر ہی زیادہ صحیح ہے۔''

حافظ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

والفاء فى ﴿فَأُدْخِلُوْا﴾ للايذان بانهم عذبوا بالاحراق عقيب

---

[1] تفسیر الخازن: ٦/ ١٦٧۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاغراق فيكون دليلا على اثبات عذاب القبر. [1]

''اور ﴿فَأُدْخِلُوْا﴾ میں فاء اس بات کو بتانے کے لئے ہے کہ آگ کا عذاب انہیں غرق ہونے کے ساتھ ہی ملنا شروع ہوگیا، لہٰذا یہ آیت بھی عذابِ قبر کے اثبات کی دلیل ہے۔''

حافظ عبدالسلام بھٹوی حفظہ اللہ رقم طراز ہیں:

﴿فَأُدْخِلُوْا نَارًا﴾ ''پس وہ آگ میں داخل کیے گئے'' فاء سے ظاہر ہو رہا ہے کہ غرق ہوتے ہی انہیں آگ میں داخل کر دیا گیا تھا۔ یعنی قیامت کے دن جہنم میں جانے سے پہلے برزخ و قبر میں ہی وہ آگ میں داخل کر دیے گئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آل فرعون کے متعلق فرمایا:

﴿وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۚ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۗ اَدْخِلُوْٓا آلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝﴾ [2]

''اور آل فرعون کو برے عذاب نے گھیر لیا جو آگ ہے اس پر صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہو اُس دن آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔''

خلاصہ یہ کہ نوح کی قوم اور آل فرعون کو پہلے پانی میں غرق کیا گیا، پانی کے عذاب کے بعد اس کا الٹ یعنی آگ کا عذاب شروع ہوگیا، پھر قیامت کے دن جہنم کے ﴿اَشَدَّ الْعَذَابَ﴾ میں داخل کیے جائیں گے۔ یہ آیت اور سورۃ المؤمن کی آیت عذابِ قبر کی زبردست دلیل ہیں۔ [3]

---

[1] مدارك التنزيل: ٣/ ٤٧٣۔ [2] ٤٠/المؤمن: ٤٥۔٤٦۔

[3] تفسير القرآن الكريم، ص: ١٠٣۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشکال

﴿فَاُدْخِلُوْا﴾ گو صیغہ ماضی ہے تاہم یہ مستقبل ہی کے معنی میں ہے کیونکہ جو بات حتمی اور اٹل ہو اُس کے لئے صیغہ ماضی بھی بول سکتے ہیں۔ جیسا کہ قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر ہے۔

جواب

یہ توجیہ مجازی ہے، جب اصل کلام میں حقیقت ہے تو پھر خواہ مخواہ حقیقی معنی چھوڑ کر مجاز کی طرف رجوع کرنا جائز نہیں کیونکہ عذابِ قبر نہ صرف قرآنِ مجید بلکہ متواتر احادیث سے بھی ثابت ہے اور پھر اہلِ سنت کے اسلاف کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ نیز ﴿فَاُدْخِلُوْا﴾ پر فاء عاطفہ ہے، کلامِ عرب میں جہاں ترتیب اور تعقیب بتلانا مقصود ہو یعنی یہ کام پہلے کام کے بعد ہوا ہے اور فوراً بعد ہوا ہے تعقیب بلا تاخیر تو ایسی صورت میں یہ فاء استعمال ہوتی ہے، مطلب یہ کہ ان کے غرق ہونے کے فوراً بعد آگ میں ڈال دیئے گئے۔ جیسا کہ علماء و مفسرین کی مذکورہ بالا عبارتوں سے بھی یہ بات واضح ہو چکی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آٹھویں آیت

﴿وَ مِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛؕ وَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ ۛؔ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَیْنِ ثُمَّ یُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِیْمٍ ۟ۚ﴾ [1]

''اور تمہارے آس پاس جو دیہاتی ہیں ان میں بعض منافق ہیں اور بعض اہلِ مدینہ بھی نفاق پر اڑے ہوئے ہیں، آپ انہیں نہیں جانتے، ہم انہیں جانتے ہیں۔ ہم جلد انہیں دوہری سزا دیں گے پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔''

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ مدینہ منورہ اور اس کے ارد گرد دیہاتیوں میں کچھ ایسے منافق ہیں جو اِس قدر ہوشیار و چالاک ہیں اور ان کا نفاق اتنا گہرا اور پُراسرار ہے کہ وہ اپنے نفاق کو ظاہر ہی نہیں ہونے دیتے۔ تاہم وہ اپنے نفاق پر پوری مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں، عام مسلمان تو کیا خود آپ ﷺ بھی، اپنی پیغمبرانہ فراست کے باوجود، انہیں نہیں پہچان سکے۔ ان کے نفاق کو صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ ان منافقوں کو ہم دو مرتبہ عذاب دیں گے اور پھر اس دوسرے عذاب کے بعد وہ ایک ایسے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے جو پہلے تمام عذابوں سے بڑا ہوگا۔

یہاں عذابِ عظیم سے مراد بالاتفاق قیامت کا عذاب ہے جبکہ دو مرتبہ عذاب سے دنیا اور قبر کا عذاب مراد ہے۔ چنانچہ امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

[1] ۹/التوبة:۱۰۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ﴾ قال: عذاب الدنيا و عذاب القبر. ❶

''عنقریب ہم انہیں دوہرا عذاب دیں گے'' سے مراد دنیا اور قبر کا عذاب ہے۔

امام قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

﴿سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ﴾ قال: عذاب الدنيا و عذاب فى القبر. ❷

''عنقریب ہم انہیں دوہرا عذاب دیں گے'' اس سے دنیا اور قبر کا عذاب مراد ہے۔

امام ابوجعفر بن محمد جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقوله ﴿سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ﴾ يقول: سنعذب هؤلاء المنافقين مرتين: احداهما فى الدنيا والاخرى فى القبر. ❸

''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ﴾ وہ فرماتا ہے: عنقریب ہم ان منافقوں کو دومرتبہ عذاب دیں گے؛ ایک دنیا میں اور دوسری بار قبر میں۔''

امام مقاتل بن حیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

﴿سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ﴾ عند الموت تضرب الملائكة الوجه والادبار و فى القبر منكر و نكير. ❹

''عنقریب ہم انہیں دوہرا عذاب دیں گے'' ایک موت کے وقت جب فرشتے ان کے چہروں اور پیٹھوں پر ماریں گے اور دوسرا قبر میں منکر اور نکیر کی سزا۔''

---

❶ جامع البیان ١١/ ١٤، وسندہ صحیح۔ ❷ جامع البیان: ١١/ ١٤ وسندہ صحیح۔ ❸ جامع البیان: ١١/ ١٣۔ ❹ تفسیر مقاتل: ٢/ ٧٥۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوالحسن علاؤالدین علی بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

﴿سَنُعَذِّبُهُم مَّرَّتَيْنِ﴾ اختلف المفسرون فی العذاب الاول مع اتفاقهم علی العذاب الثانی هو عذاب القبر بدليل قوله ﴿ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ ﴾ وهو عذاب النار فی الاخرة لتثبت بهذا اله سبحانه وتعالی يعذب المنافقين ثلاث مرات مرة فی الدنيا ومرة فی القبر ومرة فی الاخرة۔ [1]

''عنقریب ہم انہیں دوہرا عذاب دیں گے'' مفسرین کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ پہلا عذاب کونسا ہے جبکہ وہ اس بات پر متفق ہیں کہ دوسرا عذابِ قبر کا ہے۔ جس کی دلیل یہ فرمانِ الٰہی ہے: ''پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔'' اور یہ آخرت کا عذاب ہے۔ لہٰذا اِس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ منافقوں کو تین مرتبہ عذاب دے گا؛ ایک بار دنیا میں، ایک بار قبر میں اور ایک بار آخرت میں۔''

علامہ فخر الدین محمد بن عمر رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

والاولی ان يقال مراتب الحياة ثلاثة: حياة الدنيا، وحياة القبر وحياة القيامة، فقوله ﴿سَنُعَذِّبُهُم مَّرَّتَيْنِ﴾ المراد منه عذاب الدنيا بجميع اقسامه وعذاب القبر وقوله ﴿ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ ﴾ المراد العذاب فی الحياة الثالثة وهی الحياة فی القيامة۔ [2]

---

[1] تفسیر الخازن: ۳/ ۳۲۳۔ [2] تفسیر کبیر: ۸/ ۱۳۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور زیادہ صحیح تفسیر یوں ہے کہ زندگی کے تین مراتب ہیں؛ دنیا کی زندگی، قبر کی زندگی اور قیامت کی زندگی۔ پس فرمانِ الٰہی کہ 'ہم انہیں دوہرا عذاب دیں گے' سے مراد ایک تو دنیا کا عذاب بشمول اپنی تمام اقسام (مثلاً رسوائی، قتل، بھوک وغیرہ) ہے اور دوسرا عذابِ قبر، جبکہ ارشاد باری تعالیٰ ''پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے'' سے مراد تیسری زندگی کا عذاب ہے جو کہ قیامت کی زندگی ہے۔''

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''الصحیح، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر'' میں اور اسی طرح امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ''عذاب القبر'' صفحہ:۶۶ پر مذکورہ آیت کو اثباتِ عذابِ قبر کے لئے بیان فرمایا ہے۔

مولانا عبدالرحمن عاجز مالیر کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

﴿سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۝﴾

''ہم انہیں عنقریب دو مرتبہ عذاب دیں گے، پھر انہیں زبردست عذاب کی طرف پلٹایا جائے گا۔''

زبردست عذاب سے حتمی طور پر قیامت کے بعد کا عذاب ہے۔ اب اس سے پہلے دو مرتبہ عذاب کیا ہے؟ تو اس میں سے ایک تو اس دنیا فانی کی ذلت و رسوائی ہے جس سے منافقین کو دوچار ہونا پڑا اور دوسرا مرنے کے بعد کا عذاب ہے کیونکہ بہت سے منافقین کو اِس دنیا میں ایک ہی عذاب دیا گیا دو نہیں، اس کے برعکس بعض منافقین کو بار بار ذلت و رسوائی سے دوچار ہونا پڑا، اب اگر ہر مرتبہ کی ذلت کو ایک بار کا عذاب کہیں تو انہیں دنیا میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دومرتبہ کے بجائے کئی مرتبہ عذاب ہوگیا، اس لئے ان کے حق میں دومرتبہ عذاب دینے کی بات بے معنی ہوجاتی ہے، البتہ دنیا کی ساری رسوائیوں کو ایک عذاب اور قبر کی سختیوں اور گرفتوں کو دوسرا عذاب قرار دیں تو یہ عین تاریخی شہادت اور واقعات کے مطابق ہے۔ [1]

[1] عالمِ برزخ، صفحہ:۱۱۶۔۱۱۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نویں آیت

﴿ اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ﴿۴﴾ ﴾ [1]

''(مال کی) زیادتی کی چاہت نے تمہیں غافل کر دیا یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں، ہرگز نہیں، عنقریب تم جان لو گے، پھر ہرگز نہیں عنقریب تم جان لو گے۔''

یہ آیت بھی ان جملہ آیات میں سے ہے جو عذابِ قبر کے اثبات پر دلالت کرتی ہیں۔ چنانچہ امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

و فی هذا دليل على صحة القول بعذاب القبر لان الله تعالى ذكره، اخبر عن هؤلاء القوم الذين الهاهم التكاثر انهم سيعلمون مايلقون اذاهم زاروا القبور وعيدا منه لهم وتهددا . [2]

''اس سورت میں عذابِ قبر کے برحق ہونے کی دلیل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے اور ان لوگوں کی خبر دی ہے جنہیں مال کی کثرت نے غفلت میں ڈال دیا کہ یقیناً وہ عنقریب جان لیں گے جس چیز سے وہ ملیں گے جب وہ قبریں دیکھیں گے یہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے وعید اور تہدید ہے۔''

---

[1] ۱۰۲/التکاثر: ۱۔۴۔ [2] جامع البیان: ۱۵/ ۳۱۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابوالفرج عبدالرحمن بن علی ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قوله عزوجل: ﴿سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ هذا وعيد والمعنى ﴿سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ عاقبة تكاثركم وتفاخركم اذا نزل بكم الموت، وقيل: العلم الاول: يقع عند نزول الموت والثانى عنه نزول القبر. [1]

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ ''عنقریب تم جان لوگے'' یہ وعید ہے جبکہ اس کا معنی یہ ہے کہ عنقریب تم اپنے تکاثر اور تفاخر کا انجام جان لوگے جب تمہیں موت آئے گی اور کہا گیا ہے کہ پہلا علم موت کے وقت واقع ہوگا اور دوسرا قبر میں۔

امام مقاتل بن حیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ هذا وعيد ما نحن فاعلون بذلك اذا نزل بكم الموت ثم قال ﴿ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ وهو وعيد اذا دخلتم قبوركم. [2]

''عنقریب تم جان لوگے'' جو کچھ ہم کر رہے ہیں جب موت آئے گی۔ پھر فرمایا: ''پھر ہرگز نہیں، عنقریب تم جان لوگے۔'' یہ بھی وعید ہے جب تم اپنی قبروں میں جاؤ گے۔

امام ابوالحسن علی بن احمد واحدی فرماتے ہیں:

﴿سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ عند النزع سوء عاقبة ما كنتم عليه ﴿ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ سوء عاقبة ما كنتم عليه فى القبر

---

[1] زاد المسیر: ٤/ ٤٨٦۔ [2] تفسیر مقاتل: ٤/ ٢٣٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والتكرير لتاكيد التهديد. [1]

''عنقریب تم جان لوگے'' نزع کے وقت اپنا برا انجام جس پر تم ہو۔ پھر ہرگز نہیں، عنقریب تم جان لوگے، قبر میں برا انجام جس پر تم ہو اور یہ تکرار تہدید (ڈانٹ) کی تاکید کے لئے ہے۔

علامہ ابوالحسن علی بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر الخازن ٦/ ٣٠٢، ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارك التنزيل ۴/ ۴۹ اور علامہ جلال الدین عبدالرحمن سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی تفسیر الجلالین، ص: ٥٠٦ میں یہی بات بیان کی ہے۔

علاوہ ازیں حافظ عبدالرحمن ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے اھوال القبور، ص: ۴۸، اسی طرح امام ابوعبداللہ بن احمد قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے التذکرۃ، ص: ۱۲۸ میں ان آیات کو اِثبات عذابِ قبر کی دلیل قرار دیا ہے۔

شارح جامع ترمذی علامہ عبدالرحمن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اعلم ان فى القرآن المجيد آيات تدل على ثبوت عذاب القبر احداها هذه الآية اعنى قوله تعالى: ﴿ أَلْهَىٰكُمُ ٱلتَّكَاثُرُ ۝١ حَتَّىٰ زُرْتُمُ ٱلْمَقَابِرَ ۝٢ ﴾ [2]

''جان لیجیے کہ قرآنِ مجید میں کئی ایسی آیات ہیں جو عذابِ قبر کے اثبات پر دلالت کرتی ہیں ان میں سے ایک آیت یہ بھی ہے۔ میری مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ أَلْهَىٰكُمُ ٱلتَّكَاثُرُ ۝١ حَتَّىٰ زُرْتُمُ ٱلْمَقَابِرَ ۝٢ ﴾

---

[1] الوجيز فى تفسير الكتاب العزيز، ص: ۱۱۳۷۔

[2] تحفة الاحوذى: ٩/ ٢٦٦۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابوبکر جابر جزائری ایسر التفاسیر، ص: ۱۷۸۴ پر ہدایۃ الآیات کے تحت رقمطراز ہیں:

اثبات عذاب القبر وتاکیدہ بقولہ ﴿حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ ای فی القبر۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''یہاں تک کہ تم نے قبریں دیکھ لیں۔ ہر گز نہیں عنقریب تم جان لو گے۔'' یعنی قبر میں، اس سے عذابِ قبر کا اثبات اور اس کی تاکید ثابت ہوئی۔

ڈاکٹر محمد لقمان سلفی حفظہ اللہ رقمطراز ہیں:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لوگو! تم اللہ کی یاد اور فکر آخرت سے یکسر غافل رہو گے یہاں تک کہ تم قبر میں پہنچ جاؤ گے اس وقت تمہاری آنکھوں کا پردہ ہٹ جائے گا اور حقیقت تمہارے سامنے آجائے گی۔ لیکن اس وقت ایمان ویقین کا کوئی فائدہ نہیں۔ [1]

---

[1] تیسیر الرحمن: ۱۷۶۶/۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دسویں آیت

﴿فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۝٨٣ وَ اَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۝٨٤ وَ نَحْنُ
اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝٨٥ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ
مَدِيْنِيْنَ ۝٨٦ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٨٧ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ
الْمُقَرَّبِيْنَ ۝٨٨ فَرَوْحٌ وَّ رَيْحَانٌ ۙ وَّ جَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝٨٩ وَ اَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ
اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝٩٠ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝٩١ وَ اَمَّآ اِنْ كَانَ
مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۝٩٢ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۝٩٣ وَّ تَصْلِيَةُ
جَحِيْمٍ ۝٩٤ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۝٩٥ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ
الْعَظِيْمِ ۝٩٦﴾ [1]

’’پھر کیوں نہیں (تم روح کو پھیر لیتے) جب وہ حلق تک پہنچتی ہے اور تم اس وقت دیکھ رہے ہوتے ہو اور ہم اس کے تم سے زیادہ قریب ہوتے ہیں اور لیکن تم نہیں دیکھتے۔ اگر تم کسی کے محکوم نہیں تو ایسا کیوں نہیں کہ تم اسے (روح کو) واپس لے آؤ اگر تم سچے ہو، پھر اگر وہ (مرنے والا) مقرب لوگوں میں سے ہوتو (اس کے لئے) راحت اور خوشبودار پھول اور نعمت والی جنت ہے، اور اگر وہ دائیں ہاتھ والوں میں سے ہو گیا تو (کہا جائے گا) تجھ پر سلام (کہ تو) دائیں ہاتھ والوں میں سے ہے اور لیکن اگر وہ جھٹلانے والے گمراہ لوگوں میں سے ہوتو اس کے لئے کھولتے ہوئے پانی

[1] ٥٦/الواقعة:٨٣_٩٦۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مہمانی ہے اور جہنم میں داخلہ ہے، بلاشبہ یہی یقینی سچ ہے، لہٰذا آپ
اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح کریں۔''

سورۃ الواقعہ کی مذکورہ آیات بھی عذابِ قبر کے اثبات پر دلالت کرتی ہیں۔

مرنے والا اگر اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے ہو تو اس کے لئے راحت و آرام، عیش و عشرت اور نعمتوں والی جنت ہے اور اگر وہ اصحاب یمین یعنی وہ لوگ جنہیں روزِ قیامت دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیا جائے گا، میں سے ہو تو اس کے لئے بھی ہر طرح کی سلامتی ہے لیکن اگر وہ کافر ہو تو اس کے لئے دوزخ اور اس کا عذاب ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ جزا و سزا کا سلسلہ مرنے کے فوراً بعد شروع ہو جاتا ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ جزا و سزا صرف روزِ قیامت ہی ملے گی بلکہ قبض روح کے ساتھ اسے بیان فرما کر اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ جزا و سزا کا سلسلہ مرنے کے ساتھ ہی شروع ہو جائے گا۔

اس سورت کے شروع میں اعمال کے لحاظ سے انسانوں کی تین اقسام کا ذکر فرما کر آخرت میں ملنے والی جزا و سزا کا ذکر کیا جبکہ یہاں لوگوں کو انہیں تین اقسام کو قبر میں ملنے والی جزا و سزا کا ذکر فرمایا۔ اسی لئے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''مجموع فتاوی: ۱/ ۲۴۳'' میں، حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الروح، ص: ۹۹ اور حافظ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے اھوال القبور، ص: ۴۷ پر ان آیات کو عذابِ قبر کے اثبات میں بیان کیا ہے۔

حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الاکلیل'' میں انہی آیات سے استدلال کر کے لکھا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن آدم کی روح جسم سے جدا ہونے کے بعد یا تو سکون وراحت میں ہوتی ہے یا اسے عذاب دیا جاتا ہے اور یہ کہ مومن روحوں کا ٹھکانا جنت اور کافر روحوں کا ٹھکانا جہنم ہے۔ ❶

قاضی ناصر الدین عبداللہ بن عمر بیضاوی آیت ﴿فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۝﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

و ذلک مایجد فی القبر من سموم النار و دخانها. ❷

''اور یہ آگ کی وہ گرم ہوا اور دھواں ہے جو وہ قبر میں پائے گا۔''

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عذاب القبر ونعيمه حق ثابت بظاهر القرآن وصريح السنة واجماع اهل السنة قال الله فی سورة الواقعة: ﴿فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ...﴾ ❸

''عذابِ قبر یا اس کی نعمتیں قرآن کے ظاہر، سنت کی صراحت اور اہل سنت کے اجماع سے برحق ثابت ہے، اللہ تعالیٰ نے سورۃ الواقعہ میں فرمایا: ﴿فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ ... رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝﴾''

---

❶ الاکلیل، ص: ۲۵٤۔ ❷ انوار التنزیل: ۵/ ۲٦۵۔

❸ مجموع فتاویٰ ورسائل: ۵/ ۳٦۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیارھویں آیت

﴿الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا
كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ۭ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝
فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝
وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوْا خَيْرًا ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا
فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ
الْمُتَّقِيْنَ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ
فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ ۭ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ۝﴾ [1]

''وہ لوگ جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے فرشتے جب ان کی روح قبض کرنے لگے تو انہوں نے صلح کی بات ڈالی کہ ہم برائی نہیں کرتے تھے۔ کیوں نہیں، اللہ خوب جاننے والا ہے جو کچھ تم کرتے تھے۔ پس اب ہمیشہ کے لئے جہنم کے دروازوں سے (اس میں) داخل ہو جاؤ، تو غرور کرنے والوں کا کیا ہی برا ٹھکانا ہے اور پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا تو وہ جواب دیتے ہیں کہ اچھے سے اچھا، جن لوگوں نے بھلائی کی ان کے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور یقینا

---

[1] ١٦/النحل:٢٨-٣٢۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے اور کیا ہی خوب پرہیزگاروں کا گھر ہے۔
ہمیشگی والے باغات، جہاں وہ جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جو کچھ وہ طلب کریں گے وہاں ان کے لئے موجود ہوگا، پرہیزگاروں کو اللہ اسی طرح بدلہ دیتا ہے اور وہ جن کی جانیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ پاک صاف ہوں (فرشتے کہتے ہیں) تمہارے لئے سلامتی ہی سلامتی ہے، جاؤ جنت میں اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم کیا کرتے تھے۔"

مذکورہ بالا آیات بھی عذابِ قبر کے اثبات کی دلیل ہیں۔ انسان کو مرتے وقت فرشتے اس کے اچھے یا برے انجام سے آگاہ کر دیتے ہیں، بدکاروں کو ﴿فَادْخُلُوٓا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ﴾ "جہنم کے دروازوں سے اس میں داخل ہو جاؤ گے" جب کہ پرہیزگاروں کو ﴿ادْخُلُوا الْجَنَّةَ﴾ "جنت میں داخل ہو جاؤ" کہتے ہیں، لہٰذا عذاب وثواب کا سلسلہ مرنے کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے۔

امام ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يقال لهم ذلك عند الموت وقيل: هو بشارة لهم بعذاب القبر اذا هو باب من ابواب جهنم للكافرين۔ [1]

"یہ بات انہیں موت کے وقت کہی جاتی ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ ان کے لئے عذابِ قبر کی بشارت ہے کیونکہ کافروں کے لئے قبر بھی جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔"

---

[1] الجامع لا حکام القرآن: ۹۱/۱۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابنِ کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وهم يدخلون جهنم من يوم مماتهم بارواحهم وينال اجسادهم فى قبورها من حرها و سمومها فاذا كان يوم القيامة سلكت ارواحهم فى اجسادهم وخلدت فى نار جهنم. ❶

''اور مرتے ہی ان کی روحیں جہنم میں چلی جاتی ہیں اور جسموں کو قبروں میں جہنم کی گرمی اور لُو پہنچتی ہے۔ پھر قیامت کے دن ان کی روحیں جسموں سے مل کر دوزخ میں ہمیشہ کے لئے داخل کی جائیں گی۔''

مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

فرشتوں کی یہ دھمکی مجرموں کو اِسی دنیا میں مل جاتی ہے یعنی موت کی آخری ہچکی کے ساتھ ہی ہر شخص کو اَپنا انجام نظر آنے لگتا ہے بلکہ فرشتے اسے واضح طور پر بتا دیتے ہیں۔ موت کی آخری ہچکی سے لے کر دوبارہ روز آخرت کو جی اٹھنے تک کے عرصہ کا نام برزخ ہے اور اسی عرصہ کو حدیث میں قبر اور جدث کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ خواہ میت فی الواقع مکمل ہو یا نہ ہو یا کسی دوسرے طریقے سے ٹھکانے لگا دی گئی ہو۔ کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو یا پانی میں غرق ہو گئی ہو۔ منکرین حدیث، جو عذابِ قبر کے منکر ہیں، ان آیات میں ان کی تردید موجود ہے۔ ❷

❶ تفسیر القرآن العظیم: ٤/ ٤٠۔ ❷ تیسیر القرآن: ٢/ ٥١٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مؤلف کی تحریری کاوشیں

① اسلامی مہینے اور ان کا تعارف (مطبوع)
② عذابِ قبر، کتاب وسنت کی روشنی میں (مطبوع)
③ المسند فی عذاب القبر (مطبوع)
④ عذابِ قبر، قرآنِ مجید کی روشنی میں (مطبوع)
⑤ گناہوں کو مٹانے والے اعمال (مطبوع)
⑥ نیکیوں کو برباد کرنے والے اعمال (مطبوع)
⑦ سیدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ، درعدالتِ انصاف (مطبوع)
⑧ استقامت فی الدین (مطبوع)
⑨ تحفہ مسلم (مطبوع)
⑩ تحفۃ السائلین (مطبوع)
⑪ تخریج احادیث مشکوٰۃ المصابیح (مطبوع)
⑫ ترجمہ قرآنِ مجید (زیرِ طبع)
⑬ القول القوی فی نقد رجال (زیرِ طبع)
⑭ ہفتے کے دن اور ان کا تعارف (زیرِ قلم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن کی تحریری کاوشیں

① شوقِ عمل، ارکانِ اسلام کی ترغیب، قرآنِ مجید اور صحیح احادیث کی روشنی میں (مطبوع)

② سیاحتِ امت المعروف بہ شوقِ جہاد، قرآن اور معتبر احادیث کی روشنی میں (مطبوع)

③ مظلوم صحابیات رضی اللہ عنہن، مظالم کی نوعیت (زیرِ طبع)

④ فتاویٰ افکارِ اسلامی، ۳۱۰ سوالات کے جوابات (مطبوع)

⑤ خوش نصیبی کی راہیں (طریق الهجرتين ازامام ابن قيم کا ترجمہ اور تلخیص وتعلیق) (مطبوع)

⑥ جہنم اور جہنمیوں کے احوال (النار حالها واحوال اهلها کا ترجمہ وتعلیق) (مطبوع)

⑦ جنت میں خواتین کے لیے انعامات (احوال النساء فی الجنة کا ترجمہ وتعلیق) (مطبوع)

⑧ غسل، وضو اور نماز کا طریقہ، مع قرآنی دعائیں اور اذکار (الوضوء والغسل والصلاۃ از شیخ محمد بن صالح العثیمین کا ترجمہ وتعلیق) (مطبوع)

⑨ بدعات کا انسائیکلو پیڈیا (قاموس البدع کا ترجمہ واستدراک) (مطبوع)

⑩ مقامِ قرآن (تالیف: میاں انوار اللہ / راقم الحروف) (مطبوع)

⑪ انسان اور قرآن (تالیف: میاں انوار اللہ / راقم الحروف) (زیرِ طبع)

⑫ علوم اسلامیہ (تالیف: پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی / راقم الحروف) (مطبوع)

⑬ اسلامی تعلیمات (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی / راقم الحروف) (مطبوع)

⑭ سجدۂ تلاوت کے احکام اور آیاتِ سجدہ کا پیغام (مطبوع)

⑮ تفسیر معارف البیان، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ (۱۔۵۰ آیات کی تفسیر) (مطبوع)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑯ تفسیر میں عربی لغت سے استدلال کا منہج (اسلامیات میں پی ایچ ڈی کا مقالہ (زیرِ طبع)

⑰ صداقت نبوتِ محمدی (دلائل النبوۃ از ڈاکٹر منقذ بن محمود السقار کا ترجمہ وتعلیق) (زیرِ طبع)

⑱ اسلام کے بنیادی عقائد ونظریات اور اعمال وآداب، شرح اربعین نووی (زیرِ طبع)

⑲ فرقہ پرستی کے اسباب اور ان کا حل (الافترق۔اسبابھا و علاجھا کا ترجمہ وتعلیق) (زیرِ طبع)

⑳ دنیا ڈھلتی چھاؤں (الدنیا ظل زائل کا ترجمہ) (زیرِ طبع)

㉑ التأثیر الاسلامی فی شعر حالی (عربی زبان وادب میں عربی مقالہ) (زیرِ طبع)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۰ سوالات کے
جوابات

فتاویٰ افکارِ اسلامی

تصنیف
ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن کاہلوں
شعبہ علوم اسلامیہ، انجینئرنگ یونیورسٹی، لاہور

مقدمہ
شیخ الحدیث حافظ عبدالستار الحماد

تقدیم
مفتی ابوالحسن مبشر احمد ربانی

نظرثانی
مولانا محمد ارشد کمال

مکتبہ افکارِ اسلامی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عذابِ قبر

قرآن مجید کی روشنی میں